



سوال

(290) جب فجر کی نماز ہو رہی تو فجر کی سنت پڑھنا جائز ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو فجر کی سنت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص فجر جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے سنت نہ پڑھ سکے تو کیا بعد اداء فرض سنت پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کی دو شقیں ہیں۔ شق اول یہ ہے کہ جب فجر کی جماعت ہو رہی ہو، سنت فجر پڑھنی جائز ہے یا نہیں...؟ سو اس کے متعلق عرض ہے کہ جماعت کے ہوتے ہوئے سنت پڑھنا منع ہے ارشاد خداوندی ہے۔

وَأَرْكُوعًا مَعَ الزَّائِعِينَ (۴۳) (البقرة)

”یعنی رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔“

اس آیت قرآنی سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ جماعت کے ہوتے ہوئے سنت پڑھنا منع ہے چنانچہ حدیث میں ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ» (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، احمد)

”یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے (یعنی اقامت ہو جائے) پھر کوئی نماز نہیں سوائے نماز فرض کے یعنی وہی نماز جس کی تکبیر کہی جائے۔“

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الَّتِي أَقِمْتَ

”اس وقت اور کوئی نماز نہیں ہے سوائے اس نماز کے جس کی تکبیر کہی جائے۔“

ابن احبان میں ایک حدیث ان الفاظ سے مروی ہے۔

إِذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ بِالْإِقَامَةِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

”جس وقت مؤذن تکبیر شروع کرے اس وقت سوائے نماز فرض کے اور کوئی نماز نہیں۔“



حدیث اذا اقيمت الصلوة کی تشریح :

اذا عموم زمان کے لیے ہے اور فلا صلوة میں صلوة نکرہ ہے جو کہ عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ حدیث شریف کا صاف مطلب یہ ہوا کہ جس وقت کسی نماز کے لیے اقامت کی جائے تو سحر نماز مسکتوبہ مقام ہما کے اور کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے نہ فرض اور نہ غیر فرض بلکہ جماعت میں شریک ہو جانا چاہیے۔ یہ تمام حدیثیں عام ہیں جیسے اور نمازوں کو شامل ہیں، ویسے ہی نماز فجر کو شامل ہے۔ بلکہ ایک روایت ابن عدی میں تو خاص طور سے نماز فجر کی جماعت ہوتے ہوئے سنت فجر پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ روایت ان الفاظ سے مروی ہے۔

اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبه قبل يارسول الله صلى الله عليه وسلم ولا ركعتي الفجر قال ولا ركعتي الفجر اخرج ابن عدى وسنده حسن

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر کوئی نماز نہیں مگر وہی فرض نماز (جس کے لیے تکبیر کسی گئی) صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیانہ پڑھیں دو رکعت سنت فجر کی بھی، آپ نے فرمایا نہ پڑھو دو رکعت سنت فجر کی بھی۔“

ابوداؤد طیالسی میں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

قال كنت أصلي وأخذ المؤذن في الإقامة فبذبتني النبي صلى الله عليه وسلم قال اتصلي اربعاً

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مؤذن نے تکبیر کہنی شروع کر دی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھینچ کر فرمایا کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے؟“

آپ نے دیکھا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے وقت سنتیں توڑ دیں۔

طبرانی میں ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلاً يصلي ركعتي الفداء والمؤذن يقيم فأخذ منكبيه وقال الا كان هذا قبل هذا

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ دو رکعتیں سنت فجر کی پڑھتا ہے اور مؤذن تکبیر کہ رہا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے دونوں کندھے پکڑے اور فرمایا:

الا كان هذا قبل هذا

”خبردار اس نماز کا وقت اس سے پہلے تھا۔“

یعنی سنت فجر پڑھنے کا وقت جماعت کے کھڑے ہونے سے پہلے ہوتا ہے جب جماعت کھڑی ہو جائے اس وقت نماز فرض کے سوائے کوئی نماز نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں نماز فجر کی جماعت ہوتے ہوئے سنت فجر پڑھنے والوں کو بطور تعزیر مارا کرتے تھے۔ بیہقی میں ہے۔

إنه كان إذا رأى رجلاً يُصلي وهو يسمع الإقامة ضرب

”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ نماز پڑھتا ہے حالانکہ تکبیر سن چکا ہے تو آپ اس کو مارتے۔“

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی کے نزدیک فجر کی جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد سنت فجر پڑھنی منع ہے۔ ملاحظہ ہو جامع ترمذی... اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے جیسا کہ محلی شرح مؤطا سے واضح ہوتا ہے... اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا صحیح مسلک اس مسئلہ میں معلوم نہ ہو سکا، البتہ فقہ کی مشہور ترین کتاب ہدایہ اور فتح القدیر میں ہے کہ تکبیر کے وقت مسجد میں سنت پڑھنی مکروہ ہے اور مسجد سے باہر پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ دونوں رکعت فرض کے فوت نہ ہو جائیں۔ آپ نے دیکھا کتب فقہ میں سنت فجر جس طرح ہمارے حنفی بھائی پڑھتے ہیں یعنی قرب صفت کے... اور مسجد میں ممنوع لکھا ہے... ان حضرات کے دلائل جو جماعت ہوتے ہوئے سنت فجر پڑھنے کے قائل ہیں۔

اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبه الا ركعتي الفجر (بیہقی)

”فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے نماز فرض کے اور کوئی نماز نہیں مگر دو رکعت سنت فجر...“

امام بیہقی نے اس کے بارے میں فرمایا ہے۔

هذه الزيادة الاصل لها وفي إسناده الحجاج بن نصير وعباد بن كثير وهما ضعيفان (فوائد مجموعہ ص ۲۴)



”یعنی اس زیادتی کا کوئی ثبوت نہیں اور حدیث کی سند میں حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر ہیں اور دونوں ضعیف ہیں۔“
اور اس حدیث کے متعلق حضرت مولانا سلام اللہ صاحب حنفی رحمۃ اللہ علیہ علی شرح مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں لکھتے ہیں ایک حدیث میں کسی شخص نے یہ لفظ زیادہ کر دینے
ہیں: اللار کعتی الصبح یعنی تکبیر ہو جانے کے بعد دو رکعت سنت صبح کی پڑھ لے۔
اور حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حنفی دہلوی نے بھی اللار کعتی النجر کی زیادتی کو حدیث اذا قیمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبہ میں درج تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو، العرف
الشدی ۱۹۳۔

اور حضرت مولانا عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں اپنی رائے یوں ظاہر فرماتے ہیں۔
لکن لامختفی علی الطاهر ان ظاہر الاخبار المرفوعہ صواعق المنع
(تعلیق المسجد ص ۸۸)

”یعنی جو شخص حدیث میں مہارت رکھتا ہے، اس پر پوشیدہ نہیں ہے کہ احادیث مرفوعہ ظاہر طور سے وقت تکبیر ہونے کے سنت فجر پڑھنے کو منع کر رہی ہے۔“
بعض آثار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی، جماعت ہوتے ہوئے سنت فجر پڑھنے کے جواز میں پیش کیے جاتے ہیں۔ جو کہ بوجہ صحیح حدیثوں کے مخالفت ہونے کے ناقابل استدلال ہیں علاوہ ازیں
وہی صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کہ جن سے جماعت ہوتے ہوئے سنت فجر پڑھنے کا جواز پیش کیا جاتا ہے انہیں سے بغیر سنت فجر پڑھے جماعت میں شامل ہونے کا اور پھر امام کے ساتھ
سلام پھیرنے کے بعد سنت فجر ادا کرنے کا بھی ثبوت موجود ہے۔
سوال شق ثانی یہ ہے کہ جو شخص سنت فجر جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے نہ پڑھ سکا تو بعد نماز فرض پڑھ سکتا ہے... چنانچہ ترمذی شریف میں ہے۔ حضرت قیس بن عمرو رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فایممت الصلوة فصلیت معہ الصبح ثم الصرف النبوی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال حمل یا قیس اصلان معا قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لم اکن رکعت رکعتی النجر قال فلا اذن
”فرمایا قیس رضی اللہ عنہ صحابی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز فرض کی جماعت کھڑی ہوئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز
فرض پڑھی۔ بعد سلام پھیرنے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے فرمایا ٹھہر جا تو قیس کیا تو دو نماز اکٹھی پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دو رکعت سنت فجر کی نہیں پڑھی تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لہجھا تو اب کوئی حرج نہیں یعنی ایسی حالت میں سنت فجر بعد سلام پھیرنے
کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔“
سنن ابوداؤد میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے۔

عن قیس ابن عمرو قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً یصلی بعد صلوة رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت رکعتین اللتین
قبلم فصلیت حما الان فکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
”روایت ہے حضرت قیس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بعد نماز صبح کے دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز دو
رکعت ہے تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے دو رکعت سنت فجر نہیں پڑھی تھیں۔ سو اس وقت میں نے ان دونوں رکعتوں کو پڑھا ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ
رہے۔“

مرقات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے بارے میں لکھا ہے۔
وقال ابن الملک سکوتہ يدل علی قضاء سنۃ الصبح بعد فرضہ لمن لم یصلیھا قبلہ
”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاموش ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ جس شخص کی سنت فجر رہ گئی ہوں وہ بعد نماز فرض کے سنت فجر پڑھے اور سنت فجر کی قضاء بعد طلوع آفتاب کے
بھی جائز ہے۔“

غرض سنت فجر جو جماعت میں شریک ہونے کی وجہ سے رہ گئی ہوں دونوں طرح سے پڑھی جائز ہے قبل از طلوع آفتاب بھی اور بعد از طلوع آفتاب بھی۔
(الاعتصام لاہور جلد ۹ شماره ۸)



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02

محدث فتویٰ